روانیٔ اسلام

حکیم الاسلام قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند نے ۵۰ سال پیشتر حضرۃ لسان العصر اکبر الہ آبادی کے تتبع میں یہ نظم لکھی تھی۔ اس نظم کو موصوف نے حضرت لسان العصر کی خدمت میں بھیجا تو اس کے جواب میں انہوں نے ایک خط میں لکھا کہ "مولانا طیب کی نظم روانیٔ اسلام نظر سے گزری، سبحان اللہ، صل علیٰ، جزاک اللہ! نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول۔ ماہنامہ البلاغ (بمبئی) کے "تعلیمی نمبر" (دسمبر ۱۹۷۵ء) کے حوالہ سے یہ نظم قارئین "الحق" کی نذر ہے۔

—— اندرونِ عرب ——

چلا ارضِ بطحا سے ایک بحرِ زاخر — کہ تھا جس کی موجوں کا اوّل نہ آخر
وہ توحید کی نے بجاتا ہوا — سرودِ حجازی میں گاتا ہوا
وہ جنگل میں منگل بناتا ہوا — وہ شہروں میں شادی رچاتا ہوا
پہاڑوں پہ نعرے لگاتا ہوا — سمندر میں طوفاں اٹھاتا ہوا
ضلالت کے بیڑوں کو ڈھاتا ہوا — زمانہ میں اودھم مچاتا ہوا
محیطِ زمین پر وہ چھاتا ہوا — خباثت کی گھاتیں مٹاتا ہوا
صداقت کے جھنڈے اڑاتا ہوا — وہ باطل کو نیچا دکھاتا ہوا
بتوں سے وہ رشتے تڑاتا ہوا — خدا سے ہر اک کو ملاتا ہوا
اسی کی عبادت سکھاتا ہوا — حضور اس کے سب کو جھکاتا ہوا
جہالت کی رسمیں مٹاتا ہوا — معارف کے ایوان اٹھاتا ہوا
وہ فرضی قیودیں اڑاتا ہوا — مظالم کو ڈانٹیں بتاتا ہوا
اذانیں زمین پہ دلاتا ہوا — شیاطین کو دھکے دلاتا ہوا
معاصی کو آنکھیں دکھاتا ہوا — گناہوں کی گردن دباتا ہوا
وہ نیکوں کو مژدے سناتا ہوا — شریروں کو ہر سو ڈراتا ہوا
وہ گرتوں کو بڑھ کر اٹھاتا ہوا — کہیں ڈوبتوں کو تراتا ہوا

کہیں بسملوں کو جلاتا ہوا | انہیں آب حیواں پلاتا ہوا
بلاؤں کو سر سے ٹلاتا ہوا | وہ رستوں سے کانٹے ہٹاتا ہوا
وہ غیروں کو اپنا بناتا ہوا | لگن اک نئی سی لگاتا ہوا
وہ آنکھوں سے آنکھیں لڑاتا ہوا | دلوں میں ہر اک کے سماتا ہوا

بیرونِ عرب

وہ ایوانِ کسریٰ ہلاتا ہوا | علم رومیوں کے گراتا ہوا
چراغِ ہدایت جلاتا ہوا | اور آتشکدوں کو بجھاتا ہوا
دوئی سے ہر اک کو بچاتا ہوا | سوئے ذاتِ واحد بلاتا ہوا
سماوی ترانے سناتا ہوا | اسی مے پہ سب کو لٹاتا ہوا

حکومت

وہ فتنوں کو ہر سو دباتا ہوا | وہ بچھڑوں کو باہم ملاتا ہوا
سر پہ عدالت بچھاتا ہوا | حقوق اپنے سب کو دلاتا ہوا

برکات

تمدّن کی بیخیں جماتا ہوا | مہذّب جہاں کو بناتا ہوا
دلوں کو وہ ہمت دلاتا ہوا | وہ روحوں کی قوت بڑھاتا ہوا
دروس دقائق پڑھاتا ہوا | خرافاتِ یونان بھلاتا ہوا
صدف ہائے علمی بہاتا ہوا | گہر ہائے عرفاں لٹاتا ہوا

زمانۂ استقبال

چلا جائے گا یونہی چڑھتا ہوا | اسی طرح دنیا میں بڑھتا ہوا

دلیل

کہ جو نورِ حق بہر اتمام ہے | جو ہر فردِ انساں کو پیغام ہے
زمانہ کا جس پر کہ انجام ہے | اُسی کا تو مظہر یہ اسلام ہے

ندانم جناں جز نہ آید درو
کہ حفظ خدا گشت چوں مدد